منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد - توریت بلا توریہ انجیل متجیل - گویان صفت و سیرت سرور محمد

نمبر ۲۵ | جلد ۶ | مطبوعہ ۲۱ ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ مطابق ۲۱ ماہ مارچ عیسوی ۱۸۸۷ء

اشتہار یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبولِ اسلام

جناب حامی دین احمدی مشفق محمد شریف صاحب، مالک و مہتمم منشور محمدی دام لطفہ و فضلہ۔

تسلیم بعد تکریم - کل جو پندرہوین ماہ جمادی الثانی روز جمعہ تہا - قریہ سرواڑی متعلقہ تنڈیوتم مین - ایک ہندو کو جو ذات کا (ریڈی) تہا جناب حکیم محمد موسی رضا صاحب سعید ہمشیرہ زادہ جناب مولوی سید شاہ محمد نظام الدین صاحب بعد خطبۂ جمعہ تلقین کلمۂ شہادت سے داخل زمرۂ اسلام فرمایا - چونکہ آپ اور آپکے اخبار گہر بار کے ناظرین ہر وقت ایسی خبرون کی شایق اور منتظر رہتے ہین - اس لئے بندہ اطلاعاً تحریر کیا - امید کہ ہر وقت بندہ کو کار لائقہ سے اور منشور سے سرفراز فرماتے رہنا - فقط راقم الاثم شیخ محمد قاسم از قریہ سرواڑی تعلقہ تنڈیوتم -

نام اسلام	عمر	ذات	ناگرکفی
عبد الستار	۲۵	ریڈی	راگوا

بقیۂ ناظرین پاے پر فیلن کریو صاحب الخ

جواب سبحان اللہ آپ کیا عالی فہم مین ایسی عقل و دانش پر ہزار آفرین ہی کہ نہ اپنے کلام کو سمجھے کہ مین کیا لکھتا ہون - اور نہ دوسرے کی بات کو صد حیف ہی اوس شخص پر جو خود دریا مین ڈوب رہا ہو اور وہ یہہ خیال کرے کہ میرا ہاتھ تہام کر دوسرا

شخص نکل سکتا ہی۔ اے جناب بیشک مین آپکا ہاتھ اس غرض سے تہامتا ہون کہ آپکو دریا نامرادی سے نکال کر ساحل مراد پر لاؤن مگر افسوس ہے کہ آپ ہاتھ چھوڑاتے ہین اور اوسی ناکامی کے دریا مین ڈوبنا چاہتے ہین اگرچہ آپکے سوال کا مطلب وہی ہی جو مین لکھہ چکا ہون مگر آپ نہ سمجھین۔ مگر میرا مقصد اوسکے بیان کرنے سے یہہ تہا کہ آپ قرآن مجید کو واقعی اور تصدیقی طور سے مانتے ہین اسیواسطے مین اپنی تحریر مذکور مین صاف لکھہ چکا ہون کہ وہ تسلیم خواہ بر سبیل تنزل باواقعی تصدیق شاید یہہ جملہ فہم عالی مین نہ آیا ہوگا اسیواسطے آپ بہت خوش ہوے اور صدا فرین کے نالے بلند کئے آپ لکھتے ہین کہ اگر ایسا ہی نتیجہ نکالنا ہے تو مین بھی کہہ سکتا ہون کہ آپ کفارہ کو مانتے ہین کیونکہ آپ کا سوال یہہ تہا کہ مسیح کی الوہیت کفارہ ہوی یا انسانیت انتہی۔

جواب ماشاءاللہ خوب سمجھے ایجناب آپ یہہ نتیجہ نہین نکال سکتے کیونکہ مین نے دو سوال ساتہ ہی کئے ہین پہلا سوال آپ کے اس نتیجہ کو رد کرتا ہے اگر مین کفارہ کو مان کر یہہ سوال کرتا تو مطلق طریق نجات کو آپ سے نہ پوچہتا۔

آپ لکھتے ہین کہ آپ کے پاس کوئی دلیل نہین ہے کہ آپ محمد صاحب کی نبوت ثابت کرین کیونکہ دوپرچون مین مکرر عرض کی گئی کہ آپ آنحضرت کی پیغمبری ثابت کرین پر آپنے بفائدہ گفتگو کی لہذا اس امر پر پردہ ڈالدیا انتہی

جواب مین نے اپنی تحریر مرقومہ ۱۰ اپریل مین چار مرتبہ اس امر کو مکرر بیان کیا ہے کہ آپ پہلے سوال کی بحث طے کر لیجئے پہر آپ کے اس دوسرے سوال کا جواب دیا جائیگا چنانچہ مین نے ایک مقام پر اپنی تحریر مذکورہ مین یہہ بہی لکھا ہے کہ آپ اگر پہلی بحث کے نتیجہ کو تسلیم کرلین اور اپنے شکوک کے جواب کافی ملنے کا اقرار کرین تو مین ابھی دوسرے امر (یعنے نبوت پیغمبری آنحضرت) کے جواب دینے کو موجود ہون مگر اس صاف و صریح و مکرر سہ کرر رہنے پر بہی میری تحریر سے آپ یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ میرے پاس آنحضرت کی نبوت کی کوئی دلیل نہین اس ہٹ دہرمی اور اندہیر کا کیا ٹہکانا ہے یہہ بہی آپکو خیال نہین آتا کہ جو کوئی طرفین کی تحریرون کو دیکہیگا تو کیا کہے گا البتہ اگر مین آپکی تحریر سے یہہ نتیجہ نکالون تو بہت صحیح ہے کہ آپ کے پاس انجیل کے الہامی ہونے کی کوئی دلیل نہین اور اوسکی کوئی سند بہی آپ پیش نہین کر سکتے کیونکہ باوجود میرے مکرر سوال کرنے کے آپ نے اسکے جواب مین محض سکوت کیا مین نے نبوت اور وحی کی نشانیان مکرر دریافت کین مگر آپ نے بہت سی بے فائدہ گفتگو کی اور اس امر پر پردہ ڈال دیا لہذا معلوم ہوا کہ آپ جن انبیاؤن کو مانتے ہوے ہین اونکو بغیر علامت نبوت کے مانا ہے اور جن کتابون کو آپ نے الہامی سمجھ لیا ہے اونمین کوئی الہامی ہونے کی نشانی آپ نے نہین پائی ورنہ ضرور لکھتے۔

جواب مین نے اپنی تحریر مرقومہ ۱۰ اپریل مین چار مرتبہ اس امر کو مکرر بیان کیا ہے کہ آپ پہلے سوال کی بحث

پادری صاحب میری تحریر کے جواب نہ دینے کا اسطرح عذر کرتے ہین کہ چونکہ آپ نے میرے

خاص سوالون کا جواب دینے مین صد گذر سکی ہے
لہذا مین آپ کے ہر چھے پر سلسلہ وار توجہ نہین
کرتا ہون لیکن صرف چند باتون کی طرف بحث کیا
کیا جاتا ہے انتہی۔

جواب سبحان اللہ میری باتون کے جواب
دینے کا کیا عمدہ حیلہ آپ نے نکالا ہے۔ انجناب
کچھہ تو خدا کا خوف کیجئے بارہا کہہ رہا ہون کہ بتفصل
جو بحث درپیش ہے اوسکو طے کر لیجئے پھر دوسری بحث
شروع کیجئے مگر آپ چاہتے ہین کہ عوام پر گفتگو
کا نتیجہ ظاہر نہو یعنے لوگ یہہ نجانین کہ پادری صاحب
اس بحث مین معقول ہو گئے اس لئے خلط مبحث
کرنا چاہتے ہین اور چونکہ سخریر سابق مین وہ سوالات
کئے گئے ہین جنکے جوابات سے آپ عاجز ہین اسلئے
آپ اونسے گریز کرتے ہین اسکے کیا معنے کہ جس سوال
مین ابتک بحث پیش نہین ہوی وہ تو خاص ہو اور
جس مین بحث درپیش ہے وہ خاص نرہے جس
سوال کو آپ نے سب سے اول پیش کیا ہے بیشک
وہ آپ کا خاص سوال ہے مگر چونکہ آپ اوسکا جواب
شافی پا چکے ہین اور بیبل کے نسبت آپ اوس قسم
کے جواب نہین دے سکتے یعنے جسطرح ہمنے قرآن
مجید کی جمع و ترتیب اور اوسکی صحت اور آنحضرت کے
وقت مین اوسکا قلمبند ہو جانا اور صحابہ کرام کے وقت
مین دور دور ملکون مین اوسکا مشتہر ہونا ثابت
کر دیا ہے اوسطرح آپ اناجیل وغیرہ کے نسبت ہرگز
ہرگز ثابت نہین کر سکتے لہذا آپ اس بحث ہی کو اڑائے
دیتے ہین تاکہ انجیل کا نقص کھلے اور اسکی بے سندی
لوگون پر ظاہر نہو۔

آپ لکھتے ہین کہ کاغذ کے نسبت آپ دوم یوحنا کی
۱۲ آیت پیش کی ہے سو اگرچہ وہان لفظ کاغذ موجود
ہے پر اوس سے مراد ورق کے طومار ہین انتہی۔

جواب اے جناب آپکو ایسی صریح غلطیات لکھتے
ہوے کچھہ لحاظ نہین آتا مین نے جو شرح فقرہ
بیبل کا حوالہ دیا تہا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ کاغذ
اور چیز ہے اور ورق کے طومار اور چیز ہین چنانچہ
اوسکی عبارت یہہ ہے کتابین جو مذکور ہوئین کاغذ
پر لکھی تہین۔ پر ورق کے طومار چمڑے تھے جو لکھنے
کے لئے بنائے اور کمائے ہوے تھے اونہین پر
یقیناً خاص باتین لکھی گئی تہین دیکھئے کیسے صاف طور
پر بیان سے ظاہر ہو گیا کہ کاغذ اور چیز ہے اور ورق
کے طومار اور چیز ہین کاغذ پر کتابین لکھی ہوی تھین
اور ورق کے طومار پر خاص باتین کیونکہ وہ عمدہ
اور قیمتی چیز ہے اسلئے اوسپر خاص باتین لکھی جاتی
تھین۔

اسکے علاوہ یہہ امر تاریخ سے بھی ثابت ہے کہ پہلی
رس کا کاغذ قبل سنہ عیسوی کے مستعمل تہا اور
اکثر کتابین وغیرہ اوسپر لکھی جاتی تہین اور شروع
سنہ عیسوی مین چین کے لوگ بانس اور روئی
اور متفرق قسم کے ملائم پودون سے کاغذ بناتے
تھے۔ ساتوین صدی مین عرب والون نے چین
والون سے روئی کا کاغذ بنانا سیکھا چنبرس

انسائیکلوپیڈیا جلد ۷ صفحہ ۳۲۸ مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۶۵ء ملاحظہ ہو۔ یہان سے بھی بخوبی ثابت ہوگیا کہ کاغذ کا وجود قرآن شریف کے نزول سے بہت پیشتر تھا اور وہ جو آپ نے لنڈن انسائیکلوپیڈیا کا حوالہ دیا ہے اونمین غالبا یورپ مین کاغذ کے ایجاد کا ذکر ہوگا کیونکہ یورپ مین بہت پیچھے کاغذ کا استعمال ہوا ہے خصوصا انگلستان مین۔ مین امید کرتا ہون کہ آپ اپنی اس صریح غلطی کو تسلیم کرین گے کہ کاغذ کا وجود قرآن شریف کے نزول کے وقت نتھا۔ پھر آپ لکھتے ہین کہ ایسے کاغذ جیسے کہ فی زمانہ ہم رکھتے ہین اوس زمانہ مین نتھے۔

جواب آپ کے اس قول سے پایا گیا کہ اوس زمانہ مین کاغذ تو تھے مگر ایسے نتھے جیسے اب ہین تو جناب مین نے یہہ کب لکھا تھا کہ قرآن شریف ایسے کاغذ پر لکھا گیا جو فی زمانہ رائج ہے مین نے تو صرف یہہ لکھا ہے کہ کاغذ پر لکھا جاتا تھا اب وہ کاغذ کسی قسم کا ہو آپ کے اس قول سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ میرے قول کی سچائی آپ پر روشن ہے مگر آپ کا تعصب اور سخن کی بیجا پاسداری آپکو تسلیم کرنے سے مانع ہے۔

آپ لکھتے ہین کہ سر ولیم میور صاحب کا حوالہ فضول ہے کیونکہ صاحب بہادر کا بیان نسبت اوس زمانہ کے ہے کہ جب وہ مرتب اور مجلد ہو چکا تھا الخ۔

جواب یہہ آپ کا قول غلط ہے اونکا بیان ترتیب اور مجلد ہونے کے پہلے اور بعد دونون کے نسبت ہے اور تحریر سابق مین آپکے اعتراض کا جواب بھی دیا گیا ہے مگر آپ تو از خود جفت مسیح کے اوس قول کے مصداق بنا چاہتے ہین جو مرقس کے باب ۱۶ ورس ۱۹ مین ہے۔

آپ لکھتے ہین کہ محمد صاحب اون آیات کو بعینہ لوگون کے سامنے پیش نہین کیا کرتے تھے بلکہ جیسے لوگ ہوتے تھے اونہین کے موافق اپنی طرف سے گھٹا بڑھا کر پیش کیا کرتے تھے انتہی۔

جواب پادری صاحب ذرا خدا سے ڈریئے ایسی کھلی کھلی تلبیس نہ کیجئے میرے قول سے ہرگز یہہ بات ثابت نہین ہوتی جو آپ لکھ رہے ہین مین نے شام و عراق کے حافظان قرآن کے اختلاف کیوجہ بیان کی تھی کہ ابتدا مین رسول اللہ نے بعض الفاظ مختلف طور سے سامعین کے محاورے کے مطابق سمجھانے کے لئے پڑھ دئے تھے تو جس نے جو لفظ سنا اوس نے اوسی لفظ کو قرآن شریف کا

۱؎ اسمین شک نہین کہ طرفین کی کتابون سے ثابت ہے کہ آنحضرت اور نیز آپکے اصحاب کے وقت مین کاغذ کا وجود تھا کیونکہ آنحضرت نے اسوقت بادشاہون کو کاغذ ہی پر نامے لکھے ہین اور وقت انتقال کے آنحضرت نے کاغذ طلب کیا تھا اور آپ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر نے تمام قرآن مجید کاغذ ہی پر لکھوایا تھا اور اکثر تحریرین اوسوقت کاغذ پر ہوتی تھین چنانچہ اخبار آئینہ اخلاق مطبوعہ "می تشہ" ایک انگریزی اخبار اکسپریس سے ناقل ہے کہ پروفیسر ان بیبل و یاناتی بہت پرانے کاغذات اسلام کے برآمد کئے ہین ایک کاغذ سنہ ۲۱ ھکا ہے بخط اور کاغذات کے کچھ جی الحکام مین چنانچہ ابھی بمقام صحیح سالم ایک کاغذ سپہ سالار ۳

لفظ سمجھا اور دوسرے کو غلط خیال کیا گو وہ لفظ بھی ہم معنی
تھا یعنی قرآن مجید کے وہ اصلی الفاظ جو اسکو وحی کی حالت
میں القا ہوئے تھے وہ تو آپ بیان ہی فرمایا کرتے تھے کیونکہ وہ
الفاظ قریشی زبان کے تھے اور قریش تو آپکے پاس موجود ہی
تھے اور وہی الفاظ بعینہ آپ لکھوا بھی دیا کرتے تھے۔ مگر جب کوئی
دوسرے قبیلہ کا آدمی آگیا اور قریشی محاورے کا لفظ اسکے
فہم میں نہ آیا تو آنحضرت اوس قریشی لفظ کے ہم معنی دوسرا لفظ
اسکے محاورے کی مطابق پڑھ دیا کرتے تھے کہ وہ آسانی سے
مطلب سمجھ جاے جب صحابہ کیوقت میں اسکی وجہ سے بعض مقام پر
اختلاف پایا گیا تو حضرت عثمان رضہ نے اوس قرآن مجید
کے جسمیں اصلی الفاظ الہامی تھے نقلیں کرا کر جابجا مشتہر کرادیں
تاکہ ہر ایک شخص اصلی الفاظ کو دریافت کر کے اختلاف سے باز رہے۔
اب خیال کرنیکا مقام ہے کہ پادریصاحب اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ آنحضرت
اپنی طرف سے آیات گو گھٹا بڑھا کر پیش کیا کرتے تھے اس سے یقین
ہوتا ہے کہ وہی آیات بعینہ لوگوں کے ہاتھ میں نہیں پہونچیں
ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ پادریصاحب کے فہم کا قصور ہے یا جان بوجھکر
تلبیس مد نظر ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب حافظوں کے حفظ کا نقص آپ ثابت نکر سکے
تو گھبرا کر دوسری طرف ہاتھ مارنے لگے مگر اودھر بھی آپکو پناہ
نہ ملی آپ نہیں جانتے کہ قرآن کا حال آپکے بیبل کا سا نہیں ہے
کہ رسالے کے رسالے اور باب کے باب لوگوں نے گھٹا
بڑھا دئے اور آیتوں اور فقروں کا تو کیا ذکر ہے پہر بھی
بھی پتہ نہیں لگتا کہ کس نے بڑھایا اور کس نے گھٹایا۔
اور بڑھانا گھٹانا تو درکنار سرے سے جڑ تک بھی ندارد ہے
یعنے یہ بھی پتہ نہیں لگتا کہ انجیلیں کس کی تصنیف ہیں نے

جو سند انجیل دریافت کی تو جواب ملا کہ متی مرقس لوقا یوحنا کی کتابیں
مت دیکھا کرو۔ لیجئے جناب یہ انجیل کی سند درپیش ہوئی
آپ لکھتے ہیں کہ جن فرشتوں کا ذکر ہماری کتاب میں ہے
خصوصاً وہ فرشتہ جو مریم کے پاس آیا تھا اوسکو محمد صاحب
نے مانا ہے۔ انتہی۔

جواب۔ کہیے پادری صاحب کوئی مفر آپکو نہیں
ملا حضرت محمد مصطفے سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی
کے دامن کے نیچے آنکر چھپے اور ہمارا ہی ہاتھ پکڑا سچ ہے
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہوتا ہے۔ مگر یہ تو فرمائیے
کہ جناب والا نے اُن فرشتوں کو کن دلیلوں سے مانا
ہے کیا آنحضرت ہی کے ذریعہ سے آپ نے بھی مانا ہے اگر یہی
بات ہے تو آپ کی وہی مثل ہوگی کہ درخت پر چڑھ کر اوسیکی
جڑ کاٹنے لگے اور یہ نہ سمجھے کہ ہمارا انجام کیا ہوگا
بریں عقل و دانش بباید گریست اور اگر کسی دوسری دلیل
سے آپنے اونہیں مانا ہے تو اوسے بیان کیجئے ہم اوس کے
طالب ہیں علاوہ اسکے یوسف نجار کے فرشتہ کو آنحضرت
نے کب مانا ہے پہر اسکا کیا ثبوت ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ محمد صاحب کے پاس جبرئیل کے آنیکا کیا ثبوت
ہے یہ سوال میرا ہنوز قایم ہے انتہی۔

جواب ہم اسکا جواب پہلی تحریر میں دے چکے ہیں
ذرا آپ آنکھیں کھول کر دیکھئے اور تجاہل عارفانہ نہ کیجئے
آپ ظاہر کرتے ہیں کہ جب آپنے لفظ وحی کا استعمال
کیا تو میرا یہ اعتراض صادق آیا کہ قرآن کیونکر منجانب اللہ
ہے اور محمد صاحب کیونکر نبی ہیں انتہی۔

جواب تحریر سابق میں اسکا جواب دیا گیا ہے

مگر آپ نے ایسا اندھیر کر رکھا ہے کہ مردود باتون کو پھر لوٹ لوٹ کر بیان کیتے ہین۔ اب پھر سن لیجئے اگر اس کا سوال باموقع ہے تو میرا بھی سوال باموقع ہے کہ الہام کسے کہتے ہین اور کیئے طرح پر ہوتا ہے اور کن پر ہوتا ہے اون کی علامتین بتائے کیونکہ آپنے اپنی تحریر مورخہ ۱۰ مارچ مین لفظ الہام کا استعمال کیا ہے لہذا میرے سوال کا جواب آپکو دینا ضرور ہے غرض کہ مین مکرر لکھہ چکا ہون کہ آپ نبوت اور وحی کی نشانیان بتائے مگر اسوقت تک آپ نے اوس کا جواب کچھہ نہین لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونو امرون کی بابت آپ کچھہ بیان نہین کر سکتے

آپ لکھتے ہین اگر انصاف ہو تو دوسری بحث کی جانب بھی ذرا نظر کیجئے کہ آپ کا سوال کیا تہا اور اسکے شمول مین کتنے سوال آپکے پیش ہوے اور مین نے عذر نہ کیا بلکہ اون کے سب جوابات ادا کئے انتہی۔

جواب ہان جناب اگر ذرا بھی انصاف کو دخل دین تو جان سکتے ہین اور اب بھی اپنے دل مین جانتے ہون گے کہ میرے ایک اعتراض کا بھی جواب آپ سے نہ ہو سکا اور آپ نے اپنی تحریر مین جتنے اعتراض اس بحث کے متعلق کئے تھے اون سب کا ایسا جواب مین نے دیا کہ اوس کے جواب الجواب مین آپ سے بجز سکوت کے کچھہ نہ ہو سکا۔ اور دوسری تحریر مین مین نے کوئی سوال بحث سے خارج نہین کیا کہ جب آپ نے یہ دعوی کیا کہ کفارہ کلام الہی سے ثابت ہے تو مین نے دریافت کیا کہ اوسکا کلام الہی ہونا ثابت کیجئے بھی ایک لازمی اور ضروری سوال تھا۔ پھر جسقدر کہ پینے کفارہ پر اعتراض کئے اوس کے جواب مین آپ سے کچھہ نہین ہو سکا اور اس امر کو آپ کا دل ہی خوب جانتا ہوگا اور بعد شتہر ہونے کے اور لوگ بھی دریافت کرین گے۔ غور کیجئے کہ آپ نے اپنی تحریر مرقومہ یکم اپریل مین کسقدر لایعنی اعتراضات جنکو آپکے جوابات سے کچھہ تعلق نہین ہے مندرج کر دئے اور مین نے اُن سب کا جواب لکھکر بھیجدیا یا ذاری مذہب کے یہی معنے ہین۔

پس مین آخر مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ ابکی مرتبہ میری اس تحریر اور تحریر سابق کا جواب پوری طور پر ادا کرینگے تو مین یقین کرونگا کہ آپکے پاس کوئی دلیل آپکے مذہب کے مستحکم ہونے کی نہین ہے اور جب تک اس بحث کا تصفیہ نکرین مین دوسری بحث شروع نکرونگا۔ اگر اسوقت قرآن مجید کے نزول و جمع و ترتیب کو صحیح صحیح تسلیم کرلین اور پیل کے نسبت جو مین نے سوالات کئے ہین اونکو درست مان لین تو مین ابھی اوسکی جواب دہی کو موجود ہون اور پھر آپ ہمکا دیگر خلط مبحث کرنا چاہتے ہین تو یہ غیر ممکن ہے گرچہ یہ اپکا سوال بجا نہین ہے ہمارے علما نے جواب شافی اس کے لکھے ہین جسکا جی چاہے اظہار الحق اور دعوۃ الحق وغیرہا کو دیکھہ لے۔

مگر مین اسوقت اس بحث کو شروع کرونگا جب آپ پہلی بحث کا تصفیہ کرلینگے مین کچھہ نادان نہین ہون کہ بغائدہ اپنی اوقات ضایع کرون اور بحث کا نتیجہ کچھہ نہ نکلے فقط۔ الراقم بندہ چودہری محمد بخش طالبین جغرافیہ ہو کہ پادریصاحب کی سوال کے متعلق پہلی آخری تحریر کے اسکا جواب پادری صاحب نے کچھہ نہین دیا باوجودیکہ بجز اشاعت مذہب عیسوی کی اور کوئی انکا کام نہین ہے اسی کی تنخواہ پاتے ہین اوسی کی بدولت پین کرتے ہین۔

اہلحدیث کو وہابی کا خطاب

مسلمانونکا اختلاف باہمی ہماری رائے مین ضعف اسلام کا باعث ہوگیا ہے جبتک مسلمانونمین باہم اختلاف نہین تھا دین اسلام کو وہ قوت حاصل تھی کہ عرب قلیل مین بیت فتحت نشان اسلام شام کی قلعون اور فارستان کے مرغزارون مین اڑنے لگا مگر افسوس ہے کہ جیسے جیسے زمانہ گذرتا گیا اختلاف نمایان ہوتے گئے اور مسائل متنازعہ فیہ مین بحث شروع ہوکر ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن بنگیا اور اس عداوت نے یہ رنگ لایا کہ ادیان باطلہ کے عالم دین اسلام پر چڑھائی کرنے لگے اور دین اسلام کو ضعیف جانکر بانی اسلام اور مسلمانون کے حق مین کچھ کا کچھ کہنے لگے زبانی رد پر اکتفا نہ کرکے تردید دین اسلام کے لئے اخبار ہی پر چے بھی شایع کرنے لگے اگر ستون اسلام مضبوط ہوتا تو عجب نہین تھا کہ مسلمانون کا باہمی اختلاف اور حضرات پادریون اور مسیحیان دین مسیحی کی کوشش سے یہ ستون اپنی جگہ سے ہل جاتا مگر اس دین کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے سے مسلمانون کے آپس کا اختلاف اور نہ اسکے کی کوشش کارگر ہوئی ہان مسلمانون کے اختلاف سے اتنا تو ضرور ہوا کہ مذہب باطلہ والے بھی اس سچے دین پر اعتراض کر بیٹھے۔

مسلمانون کے آپس کا اختلاف مذہبی دیکھکر ہمکو اسبات پر افسوس ہوتا تھا کہ یہ لوگ اپنی اختلاف مین مبتلا ہوکر دشمنان دین کی کس لئے خوشنودی کرتے ہین اور کیا وجہ ہے کہ مسلمان جو ایکہی پیغمبر کی امت ہین اپنے بھائی کیساتہ اسطرح سلوک کرتے ہین کوئی فرقہ اسلام تو دوسرے گروہ کو اس نام سے پکارتا ہے جس نام کو وہ فرقہ پسند نہین کرتا اور بعد و رغم دوسرا فرقہ فرقہ مخالف کو ایک اور نام دیتا ہے جسکو وہ گروہ پسند نہین کرتا غرض مسلمانون کی اس حالت سے نتیجہ نکلا تو یہی نکلا کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کا دشمن بنگیا۔ یہانتک کہ سرکار دربار تک بھی دوسرے مسلمان بھائی کی بدنامی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ یار و غور کرنیکا مقام ہے کہ آخر تو ایک ہی کلمہ کے تم سب کہنے والے ہو اور سب کا غرض اصل یہی ہے کہ جہانتک ہوسکے سنت نبوی اور پیروی مصطفوی مین محنت وسعی کیجاے فرض کیا کہ کسی بھائی نے اس خیال مین خطا کی یا اپنی سمجھ سے ایسے کام کئے کہ جو دوسرے بھائیون کے پسند نہ آئے تو اخوت اسلامی کا یہی اقتضا تہا کہ اس بھائی کو بلطایف و نرمی قایل کیا جاتا اگر تمہارے عقیدہ مین وہ ایسا ہی خراب تہا تو اسکو کسی برے نام سے پکارنے کے عوض وہی نام اسکو دیتے جو وہ خود پسند کرتا ہے اور اسکے حق مین ہدایت کی دعا کرتے بعض کے عوض کرتے تو کیا خوب ہوتا۔

اہلحدیث سے جو گروہ اپنے کو منسوب کرتا ہے چشم و روشن دل ما شاد اس گروہ کو اسی نام سے پکارنا چاہئے اور خدا کے لئے ذرا سمجھو تو کہ حدیث پر عامل ہونے کی جو شخص کوشش کرے وہ ہمارے پاس لائق عتاب کیونکر ہوگیا کیا اس لئے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ کے مطابق عمل کرنا چاہا۔ پھر اسکو وہابی کا خطاب کیسا۔ اگرچہ وہابی کے معنے کچھ ہی ہون مگر جو فرقہ اس نام کو اپنے لئے نہ پسند کرے تو ضد سے اس نام سے پکارنا مسلمان بھائی کو لازم نہین علی الخصوص جب اس نام کی تخصیص سے اپنے بھائی مسلمان کی سرکار مین بدنامی ہوتی ہے تو ہر ایک مسلمان کو ضرور ہے کہ ایسے نام سے جو سرکار مین مسلمانون کو باغی بتلاتا ہے محض احتراز کرے اور اس سے اپنے بھائی مسلمان کو بھی بچائے۔

ہم جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سلمہ اللہ کے شکر گذار ہین کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی کوشش سے اس نام کو جو سرکاری خط و کتابت مین بھی مسلمانون کے واسطے وہابی لکھا جاتا تھا موقوف کرایا اور یہ کہتے ہین کہ چارلس ایچیسن لفٹنٹ گورنر پنجاب اور لارڈ ڈفرن وایسرے گورنر ہند کا ہر ایک

مسلمان شکر گذار ہونا چاہیے کہ انہوں نے اپنی شفقت شعاری اور بھلی
رعایا کے لئے حکم عام دیا کہ سرکار کے جواب سے اس لشکر اور ریجدہ لفظ کا ہرگز
استعمال نکیا جائے۔

صاحب اخبار ڈیلی پوسٹ نے جو کچھ اس مقدمہ میں لکھا ہی اسکا ترجمہ ہم برائے آگاہی
ناظرین رقم کرتے ہین۔

مسلمانون کے باہم چند مسائل مذہبی مین جو کچھ اختلاف عرصہ دراز سے
ہے اسکی وجہ سے حضرت ملکہ معظمہ کی اس خاص گروہ رعایا مین آپسکا اتفاق
بہت کم ہوگیا ہی اور غور سے دیکھا جاوے تو اس نااتفاقی و نفاق کی
تائید گورنمنٹ ہی بھی ہوی ہی جو اپنی ناواقفیت اور نادانستگی کی باعث
مسلمانون کے مذہبی اختلافات مین الگ رہنے کی فوائد کا پورا فائدہ حاصل
نکرکے ایک گروہ جو دوسرے فرقہ کو نام کہتا ہے اسمین شامل ہوگئی۔
ایک خاص فرقہ کی بدنصیبی سے اس فرقہ کے چند اشخاص خلاف گورنمنٹ عمل کرنے
سے اور جہاد وہان رہتے تھے وہان فساد بپا کرنے سے جب اونکو سزائین دی
گئین تو اس گروہ کے معاندون کو قابو مل گیا کہ سارے گروہ کو بدنام کرین
اور ناکردہ گناہ اشخاص فرقہ مذکور کو مشکل بڑگئی کہ وہ کس طرح معاندون
کے ہاتھ سے چھوٹ نہ سکتے تھے ہرچند اس فرقہ کے اشخاص نے بار
بار اپنی افعال اور حرکات سے سرکار پر ظاہر کیا کہ مخالفون کا ارادہ
انکو بدنام کرنے سے کیا ہی مگر نقار خانے مین طوطی کی آواز کون سن
سکتا تھا جس زور و اہتمام سے مخالفان فرقہ نے بدنامی پر کمر باندھی
اسکا اثر حکام پر یہ ہوا کہ بلا دریافت حال انہون نے بھی سرکاری
خط و کتابت مین فرقہ مذکورہ کا نام اسیطرح لکھا جس نام سے
وہ مخالفون کے پاس موسوم تھا اور جس اسم کو انہون نے اپنے
لئے ہرگز پسند نہین کیا تھا۔ اس حرکت حاکمانہ نے اس غریب فرقہ
کی بدنامی کو اسطرح شہرت پر پہنچایا کہ جن لوگون کو ایسے فرقہ کی
موجودگی و عدم موجودگی پر اطلاع بھی نہین تھی وہ بھی
جان گئے۔ اس عرصہ مین سپاہ کی بغاوت سے غدر واقع ہوا اور بعض
ملکی رئیس بھی باغیون کے ساتھ شامل ہوگئے۔ پھر تو مخالفون کو پورا
قابو ملگیا اور انہون نے کہدیا کہ فلان فرقہ کی اشتعالک سے غدر
واقع ہوا پہلے حکام کو غصہ ہی تھا جب انہون نے سنا کہ فلان فرقہ
کے باعث غدر ہوا تو گویا ان کے غصہ کی آگ پر تیل ڈالا گیا۔
ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے مزید براں اپنی کتاب مسلمانان ہند مین۔
وہابی کے معنے باغی کے بتلاے پھر رہا کیا سرکار اس فرقہ سے
بالکل بدگمان ہوگئی۔ اگر مسلمانون کی خوش نصیبی سے سید
احمد خان بہادر نجم الہند ڈاکٹر ہنٹر کا رد نکرتے تو
سارا میدان مخالفون کے ہاتھ آجاتا مگر اس شیر مرد نے بڑی
حجت و دلیل کے ساتھ ہنٹر کی بودے الزامات کا ایسا جواب
دیا اور دلیلون کی ایسی بھرمار کی کہ ہنٹری حجت کا مضحکہ
ہوگیا اور سید احمد خان کا جواب جس دلپسندی اور شہرت سے ہندو
انگلنڈ مین مشہور ہوا اس سے صاحبان انگریز کے دلمین جو بخارا مسلمانون
کے طرف سے آگیا تھا وہ نکل گیا سرکار نے سمجھا کہ وہابی فرقہ مسلمانون
مین ایک فرقہ ہی جو مسلمانان ہند کی لمبی بود و باش اور ہندون
کے ساتھ میل ملاپ سے جو ہندوؤنکی رسم ان مین شامل ہین اسکی اصلاح
کرنے والا ہی اور تہیت اسلام اور سچی احکام کی پابندی کے
طرف یہ فرقہ لوگون کو بلاتا ہی۔ تاہم مخالف اس فرقہ کو جو اپنے
کو اہل حدیث کہتا ہی وہابی ہی کے نام سے پکارتے تھے اور
چونکہ مسلمانون کے قدیم ہندوی رسم کی بیخکنی اس فرقہ
اہلحدیث سے ہوتی ہی لہذا جلکر مخالف لوگون نے وہابی وہابی
کرکے انکو پکارا۔ درحقیقت یہی وجہ اختلاف و نامناسبت
الفاظ سے موسوم کرنے کی تہی اور مخالف یہی سمجھتے تھے کہ
وہابی کے نام سے فرقہ مخالف کو پکارنے سے وہ سرکار

کہ خواہ مخواہ بھرتی کے جسوقت یہہ کیفیت تھی تو بعالی دلیر اے کشور ہند کے گوشگذار ہوی تو انہون نے نہایت دانائی سے قطعی ممانعت کردی کہ گروہ **اہلِ حدیث** کو وہابی کے خطاب سے ہرگز نہ پکارا جاوے اور سرکاری خط و کتابت مین یہہ دل شکن لفظ نہ لکہا جاے چنانچہ ذیل کی خط و کتابت سے اس حکم کا نفاذ ظاہر ہوتا ہی۔

ترجمہ چٹھی نمبر ۱۳۷ ہوی مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۶ عیسوی منجانب مسٹر ڈبلیو ایم ایٹک صاحب بہادر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بنام مولوی **ابو سعید محمد حسین** صاحب ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور۔

بجواب آپکی چٹھی نمبر ۱۹۵ ہی مورخہ ۱۲ ہی ۱۸۸۶ء جسمین یہہ درخواست تھی کہ **وہابی** کا لفظ سرکاری کاغذات مین اُس فرقہ کے نسبت استعمال نہ کیا جاے جسکے طرف سے نائب ہونیکا آپ دعوی کرتے ہین مجھے حکم ہوا ہے کہ مین آپ کی خدمت مین نقل چٹھی نمبر ۵۸ ہی مورخہ ۳ ماہِ گذشتہ جو صاحب تحایم مقام سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیہ (ہوم ڈپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے ارسال کرون جسمین اس امر کا حکم دیا گیا ہی کہ سرکاری کاغذات مین **وہابی** کا لفظ استعمال نہ کیا جاے۔

۲۔ آپکی چٹھی نمبر ۵۴ ہوی مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جسقدر کتابین آئی تھین اور ایک بعد کی چٹھی کے ساتھ جو اشتہار جسمین ملحوظ تھی آپ نے گورنمنٹ کے ملاحظہ کیلئے بھیجا وہ بھی واپس کیا جاتا ہے۔

نقل چٹھی نمبر ۵۸ ہے ہوی مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از جانب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈپارٹمنٹ) بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بجواب آپکی چٹھی نمبر ۱۰۴۴ ہے ہوی مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ مین آپکو اطلاع دون کہ حضور گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل اپنا اتفاق رے اسر جارلس ایچیسن سے اس بارہ مین ظاہر فرماتے ہین کہ لفظ **وہابی** کا استعمال سرکاری کاغذات مین مسدود کیا جاے۔

(نقل صحیح) **ابو سعید محمد حسین**۔

السیف الہندی علی معذرات الکندی

رسالہ معذرات الکندی کی مجہولیت اور اوسکا مجمل جواب جو سابقہ مین بطبوع ہوکر مطبوع طبایع عام و خاص ہو چکا اب اوسکا مفصل جواب بھی لکہا جاتا ہی انشاء اللہ تعالی وقتاً فوقتاً تہوڑا تہوڑا ہدیہ ناظرین ہوا کریگا اللھم ارزقنی لاتمامہ کما رزقتنی لابتدائہ۔ بمنہ وکرمہ امین

قولہ فاما ما دعوتنی الیہ من امر دینک الذی نتخلد و مقالتک التی تعتقدها وهی الحنیفیۃ و ایک علی ملۃ ابینا ابراهیم وما قلت فیہ انہ کان حنیفا مسلما فنحن نسئل المسیح سیدنا مخلص العالمین الذی وعدنا الوعد الصادق وضمن لنا الضمان الصحیح فی انجیلہ المقدس حیث یقول اذا اقدمتم الی القضاۃ والحکام فلا تهتموا بما تقولون ولا بما تجیبون فانکم ستعطون فی ذلک الوقت وتلقنون ما تتکلمون و تدفعون عن انفسکم بہ من الجواب والحجۃ

فانا واثق بما وعدنی به سیدی المسیح فی انجیله المقدس من انجاره وعده لی وادخل معك المعركة مستغيثا بالله متكلا عليه اذا كنت انا العاجز عن كل لا اتاخر عن دعوة المنيرة وعن دينه لافصل وافتح كلامی بما يلقنني به من صلاح القول ويلهمني من وثيق الحجة كعادته عند اوليائه وارجوا منه الظفر

اقول

صاحب رسالہ نے عبداللہ بن اسمعیل الہاشمی ایک مسلم فرضی کے خط کے جواب مین عبدالمسیح ابن اسحق الکندی ایک فرضی مسیحی کے طرف سے بعد سلام وکلام کے یہہ لکھا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ تو مجھکو اپنی دین ومعتقدات یعنے حنفیت کے طرف دعوت کرتا ہے اور اس امر کا مدعی ہے کہ تو ہمارے باپ ابراہیم کے ملت پر ہے اور تو نے یہہ بھی دعوی کیا ہے کہ وہ حنیف مسلم تھا تو اسکے جواب کے لئے ہم اپنے سید مسیح مخلص العالم سے سوال کرتے ہین جسنے ہمکو یہہ وعدہ دیا اور اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ تم میرے لئے حکام وقضاۃ کے سامنے پیش کئے جاؤگے اور تم سے سوال جواب ہوگا تو تم اوسکی کچھہ پرواہ نکرنا اور اونکے جواب کے لئے کچھہ سوچ بچار نکرنا کیونکہ تمکو اسکا جواب تلقین کیا جاویگا چنانچہ اپنی انجیل مین فرمایا ہے پر تم آپ سے خبردار رہو کیونکہ وہ تمہین مجلسون کے حوالہ کرینگے اور عبادتخانون مین تم مار کہاؤگے اور حاکمون اور بادشاہون کے آگے میرے واسطے حاضر کئے جاؤگے تاکہ اونپر گواہی ہو لیکن ضرور ہے کہ پہلے سب قومون کے آگے انجیل کی منادی ہو جب تمہین لیجا کے حوالہ کرین آگے سے فکر نکرو کہ ہم کیا کہینگے اور نہ سوچو بلکہ جو کچھہ اوس گھڑی تمہین بتایا جاوے وہی کہو کیونکہ کہنے والے تم نہین ہو بلکہ روح قدس ہے بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو قتل کے واسطے پکڑوائیگا اور لڑکے ماں باپ کا سامنا کرکے اونہین مرواڈالینگے اور میرے نام کے سبب سے سب تمہارے دشمن ہونگے پر جو کوئی آخر تک صبر کریگا وہی نجات پاویگا پس چونکہ مجھکو اپنے سید مسیح کے ایفاے وعدہ پر اعتماد ہے اس لئے مین تمہارے ساتھ اوسکی مدد سے معرکہ مین داخل ہوتا ہون اور اگرچہ مین تمامی امور سے عاجز ہون لیکن تو بھی اوسکے دعوت منیرہ اور افضل دین سے نہ ہٹونگا اور جو مجھکو القاء والہام کریگا اوسی سے کلام شروع کرتا ہون اور مجھکو اوس سے فتح وظفر کی امید ہے۔

اقول جاننا چاہئے کہ مین نے جو عبارت لکھی وہ پوری عبارت ۱۳ مرقس و ۱۰ متی مین موجود ہے جس مین سے ذرا سا جملہ صاحب رسالہ نے لکھا ہے اور اس مین بھی اپنی طرف سے کچھہ ردوبدل وکم وزیادہ کردیا ہے۔ اور جاننا چاہئے کہ جناب مسیح نے یہہ عبارت حفظ اپنی وبعض حواریون کی گرفتاری کے باب مین فرمایا ہے چنانچہ اسکا مصداق بھی اعمال کے ۱۲ باب کے ۲ آیت سے ۶ و ۷ آیت تک موجود ہے کہ یعقوب بطوس وغیرہ ہاری وقید مین ڈالینگے پس جو مضمون ایک خاص واقعہ کے لئے فرمایا گیا ہو اوسکو عام معنون مین محمول کرنا مذہب مسیحی کی کس اصول کا مسئلہ ہے۔ اور دوسری اسی رسالہ کے عنوان مین لکھا ہے ذکر ان کان فی زمن عبدالله المامون رجل من نبلاء العالمين

واظنه من ولد العباس قريب القرابة من
الخليفة معروف بالنسك والودع والتمسك
بدين الاسلام وشدة الاعراق فيه والقيام
بفرائضه وسننه مشهور بذلك عند الخاصة
والعامة وكان له صديق من الفضلاء ذو
ادب وعلم كندي الاصل مشهور بالتمسك
بدين النصرانية وكان في خدمة الخليفة
وقريبا منه مكانا فكانا يتوادان ويتحابان
ويشق كل منهما بصاحبه وبالاخلاص له و
كان امير المومنين المامون وجماعة اصحابه
والمتصلون به قد عرفوهما بذلك۔

اس سے یہی ثابت ہی کہ وہ دونون فرضی مسلمان و مسیحی مدارج و مناصب مین برابر و مساوی تھی پس جس محل مین یہ عبارت کہ تم حکام و قضاۃ کی سامنے پیش کئے جاؤگے اور تم سے مطالبہ ہوا محض بیموقع ہے اور یہ ایک مساوی المدارج کے مقابلہ مین اپنا عجز و الحاح و نہایت ہی ناچاری و مجبوری بیان کرنا قبل از موت واویلا یا پیشتر از آب سوزہ کشیدن ہی و بس اور اس مین حضرت مسیح کے شان مین جو مخلص العالم کا لفظ ہے اوس سے اگر باعتبار شفاعت وغیرہ معانی کی مراد ہی تو بالراس والعین اور اگر خدانخواستہ الوہیت مقصود ہی تو یہ صریح باطل ہے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا جناب مسیح نے بہت سے مقام پر اپنی کو عبد اللہ فرمایا اور اپنی ناچاری و مجبوری بیان کی ہی پہر پہلا وہ مرتبہ الوہیت مین معاذ اللہ کیونکر پہونچ سکتی ہین چونکہ یہ ایک نہایت ہی طویل الذیل مسئلہ ہے اس لئے انشاء اللہ تعالی عند الموقع اسکا ابطال بتفصیل و تشریح تمام و کمال مالا کلام ہوگا اسکے بعد صاحب سالہ نے ایک فقرہ انجیل بیوقع لکھکر بطور خلاصہ و نتیجہ یہ لکھا ہے کہ مجھکو جو الہام و القاء ہوتا ہی اوسی سے اپنا کلام اغاز کرتا ہون اور حالانکہ اسنے اس رسالہ مین بجز افترا و بہتان و کلمات نا ملایم و غیر مناسب کے اور کچھ نہین لکھا ہے پس یہ الہام الہی و القاء ربانی نہین ہوسکتا ہان وسوسہ شیطانی کہو تو البتہ مناسب بجا ہے اور پہر اوس پر امید فتح و ظفر کی رکھنا اور اس وسیلہ سے اپنے کو اولیاء المسیح مین شمار کرنا بجز ایک خیال و تصور محض کے اور کچھ نہین ہوسکتا ہے ترا نکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت۔ دماغ بیہودہ بخت و خیال باطل است۔ باقی آیندہ۔

اشتہار تفسیر حقانی

اردو سلیس مین یہ تفسیر تحریر کی گئی ہے اس تفسیر کی چھ جلدین اور ایک مقدمہ ہے مقدمہ بھی ایک ضخیم کتاب ہے جس مین خدا کی ذات و صفات اور نبوت اور ملائکہ اور الہام اور دوزخ و جنت کی حقیقت سے بحث ہے اور پادریون اور یہودیون اور دہریون اور برہمون اور آریہ وغیرہم مخالفین کے شکوک کا جواب باصواب ہے پہر مجملا مطالب قرآن کی تشریح اور عرب کی حالت سابقہ اور مصطلحات قرآن کا بیان ہی اور ساتون قرأت اور دیگر امور متعلقہ بالنزول تغیر کا بیان ہی یہ مقدمہ چھپ چکا بڑی تقطیع پر سارے بارہ جزو مین ہے اسکی قیمت مع محصول ڈاک ہین اول

جلد کہ جسکو باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہی وہ بھی چھپ چکا
اس مین کلیات سورہ آلم کی تفسیر ہے اسی تقطیع کلان پر تخمیناً تین سو
صفحے مین سرصفحہ پر آیات لکھی ہین انکے نیچے ترجمہ بامحاورہ پھر
خط کھینچکر اسکی ترکیب نحوی پھر جلی قلم سے لفظ تفسیر لکھکر ہے
معنے لکھے ہین اسکے بعد مفسرین کے اقوال انمین سے قوی اور محکم
کا بیان ہے اور ہر آیت کا پہلی آیت سے ربط اور شان نزول
بروایات صحیحہ اور علم معانی و بلاغت کے متعلق ابحاث
اور دیگر امور جو دیکھنے سے علاقہ رکھتے ہین پس جلد کی
قیمت مع محصول للہ مین تیسری جلد زیر طبع ہی اور جو حامیان
اسلام ان سب جلدونکی قیمت پندرہ روپیہ پیشگی دیکر
مدد کرتے ہین یا یونہی بطور مدد کتاب کے کچھ عنایت فرماتے ہین
انکی اسمائے گرامی ٹیٹر پر چھپتے ہین پس جو صاحب ہمدردی
اسلام سے پیشگی قیمت عطا فرمائین تو خاص مشتہر کے پاس براہ
راست بھیجین اور ہر جلد بھی قیمت بھیجنے سے مل سکتی ہے چونکہ
اسکی تمام جلدونکا چھاپنا بغیر امداد اہل اسلام ناممکن ہی پس
دردمندان اسلام سمین ہر طرح کی مدد سے کوتاہی نکرین

المشتہر محمد عبدالحق دہلی کوچہ رایمان

اشتہار غنچہ مراد (۱) اس رسالہ مین انسان
کی ابتدا سے آخر تک کی ترقی و تنزل اور اوسکی اسباب
اور رسوم شادی بیچ بحث اور مشورہ کے تحریص اور نیک زندگی
کا لحصول نہایت خوبی سے مذکور ہی قیمت ۲ر (۲) سلالۃ الصرف و
سلالۃ النحو دو رسالون کے نام ہی اپنی ماہیت پر بیان کئی دیتی ہین
قیمت ایک ایک آنہ (۳) ایک رسالہ تین حصون پر مشتمل ہے حصہ اول تلقین
التشریف بعلم التصریف حصہ دوم ارشاد الطلاب الی علم الاعراب حصہ

سوم ارشاد الطلب الی علم الادب رسالہ سلیس زبان اردو مین نہایت عمدگی سے
قواعد صرف و نحو و سلیقہ زباندانی علم عربی کا جامع ہے طلبہ جن علمون کو برسون مین
حاصل کرتے تھے انشاء اللہ اسکے پڑھنے سے تھوڑے ہی دنون مین حاصل
کرلین گے اردو سے عربی و عربی سے اردو بنالینے کا ملکہ بہت جلد پیدا ہوجائیگا
لغات عربیہ سے قلیل مدت مین کما ینبغی واقفیت ہوجائیگی قیمت حصہ
اول و حصہ دوم و حصہ سوم خرچہ ڈاک زمشتہر المشتہر الودود
محمد ادریس آرہ ضلع شاہ آباد چوک مسجد۔

کتاب طب روحانی اعلاسی اسرار پنہاں کا اعلان

اس کتاب مین بذریعہ خیالی قوت کل امراض کا علاج بلا استعمال دوا مندرج ہے
اس علم کی ایسی کتاب آجتک تصنیف نہین ہوئی اس قلیل عرصہ مین جسنے
یہ چھپی ہے قریب دسہزار مریض مختلف الامراض شفا پاچکے ہین اس علاج
مین بہ نسبت یونانی و انگریزی کے فضایل یا فوائد زیادہ ہین بتفصیل کتاب
اس جگہ گنجایش نہین اگر دیکھنے ہو رسالہ تجربہ طب روحانی جسکی قیمت ۲ر
ہے منگواکر دیکھو صدہا خطوط شکریہ عاجز کے پاس موجود ہین تجربہ افادہ
کیلئے ایک دفتر چاہئے لیکن عاقل و علم دوست کیلئے اشارہ کافی ہی قیمت
بنظر فائدہ عام عنقار محصول کیلئے اگر منگانی ہو جلد منگالو۔ خاکسار
افتخار احمد لودہیانہ محلہ نو پنجاب۔

امپیریل پریس

یہ اخبار ہفتہ وار امپیریل پریس انارکلی لاہور سے بڑے اہتمام کساتھ
شایع ہوتا ہے تیسرا صفحہ دونون تک ہے ہر قسم کے مضامین پولیٹکل
شوشل اور ملکی پر بڑی متانت سے بحث ہوتی ہے انگریزی تاریخ
سرجیمس ناظرین کی تفریح اور عبرت کے لئے سلیس اور شستہ عبارت مین کیجاتا
ہے اعلی انگریزی خیالات کا چربہ بھی اتارا جاتا ہے۔ تازہ خبرین
اور مختلف واقعات ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کئے جاتے ہین قیمت
وارنیاریاست سے ۲۰ روپیہ سالانہ ۔ عام ہے ۔ علم شایقین سے ۱۲

در مطبع بحر الاسلام بگلور باہتمام محمد شریف طبع شد ۱۳۰۴ھ